Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Concept of Humility in the Quran: A Study of Its Religious and Social Dimensions

قرآن حکیم کا تصورِ تواضع: دینی و سماجی جہات کا تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1. **Dr. Khubaib ur Rehman**
   Lecturer Department of Islamic Studies Govt Allama Iqbal Graduate College, Paris Road, Sialkot, Pakistan.
   Email: **khubaibrehman223@gmail.com**
2. **Dr. Abdul Rahman** (Corresponding Author)
   Lecturer Department of Islamic Studies University of Gujrat, Gujrat, Pakistan.
   Email: **onlyimran2010@gmail.com**

Citation

Rehman, Khubaib ur, and Abdul Rahman. The Concept of Humility in the Quran: A Study of Its Religious and Social Dimensions. " *Al-Marjān Research Journal* 4, no.1, Jan-Mar (2026): 60− 71.

Submission Timeline

Received: Dec 07, 2025
Revised: Dec 21, 2025
Accepted: Dec 31, 2025
Published Online: Jan 09, 2026

Publication & Ethics Statement

Article QR

Published by *Al-Marjān Research Center*, Lahore, Pakistan.

© The Authors. No conflict of interest declared.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

The Concept of Humility in the Quran: A Study of Its Religious and Social Dimensions

قرآن حکیم کا تصور تواضع: دینی وسماجی جہات کا تحقیقی مطالعہ

☆ ڈاکٹر خبیب الرحمٰن ☆ ڈاکٹر عبد الرحمٰن

Abstract

This research paper explores the comprehensive concept of humility (Tawāḍu) in the light of the Quran, highlighting its religious and social dimensions. Humility is a fundamental moral and spiritual quality that protects individuals from pride, self-conceit, and arrogance, and is highly valued by Allah. Religiously, humility brings a servant closer to Allah, enhances sincerity in worship, and serves as a hallmark of true faith. The paper emphasizes that acts of worship—such as prayer, supplication, charity, and remembrance of Allah—require inner humility for acceptance and spiritual efficacy. Socially, humility fosters respect, tolerance, compassion, and cooperation among individuals, reducing conflicts, social divisions, and arrogance, thereby promoting communal harmony. The study adopts descriptive, analytical, inductive, and thematic research methodologies, examining Quranic verses, linguistic sources, and classical exegeses to elucidate the multifaceted nature of humility. Key findings highlight the significance of humility in personal conduct, interactions with fellow believers, respect toward parents, demeanor, preaching, and the pursuit of knowledge. The paper underscores that humility is not mere modesty but a comprehensive ethical principle shaping a morally balanced, spiritually aware, and socially constructive personality. In contemporary times, where knowledge, power, and wealth often lead to pride, humility emerges as an essential virtue for personal reform and societal equilibrium. This study demonstrates that Tawāḍuʿ is central to individual spiritual development and social ethics, offering practical guidance for worship, scholarship, interpersonal relations, and religious propagation. By integrating Qur'anic insights with practical implications, the research affirms that humility is indispensable for cultivating piety, achieving social harmony, and sustaining moral and ethical balance in modern society.

Keywords: Humility, Tawāḍu, Quran, Worship, Social Ethics, Arrogance, Sincerity, Islamic Personality, Contemporary Relevance.

تعارفِ موضوع

معاشرے میں تواضع کی ضرورت واہمیت اس لیے اہم ہے کہ یہ خوبی انسان کو اس کی حقیقی حیثیت یاددلاتی ہے اور اسے تکبر، نفرت، خود پسندی اور احساس برتری جیسے مہلک اخلاقی امراض سے محفوظ رکھتی ہے، اور یہی چیز اللہ رب العزت کو انسان سے مطلوب ہے۔ دینی جہت کے اعتبار سے تواضع بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے، عبادات میں اخلاص پیدا کرتی ہے اور ایمان کی علامت بن کر ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اللہ کے نزدیک فضیلت کا معیار انسانی خوبصورتی، عہدہ یا مال نہیں بلکہ تقویٰ اور عاجزی ہے۔ اس کے بغیر انسان کی کوئی عبادت قبولیت کے درجہ پر نہیں پہنچتی بلکہ اس کا وہ عمل برباد ہو جاتا ہے۔ سماجی سطح پر

☆ لیکچرر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ علامہ اقبال گریجویٹ کالج، پیرس روڈ، سیالکوٹ، پاکستان۔
☆ لیکچرر شعبہ اسلامیات یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، پاکستان۔

تواضع افراد کے درمیان احترام، برداشت، ایثار، محبت اور رواداری کو فروغ دیتی ہے، جس کے نتیجے میں معاشرہ انتشار کی بجائے اتفاق و اتحاد کی طرف بڑھتا ہے۔ متواضع رویے طبقاتی تقسیم و تفاخر، باہمی نزاع اور نفرت کو کم کرتے ہیں اور ایک ایسا ماحول تشکیل دیتے ہیں جس میں کمزور خود کو محفوظ اور طاقت ور خود کو جواب دہ سمجھتا ہے۔ موجودہ دور میں جب علم، طاقت اور دولت انسان کو غرور کی طرف مائل کر رہے ہیں، تواضع ہی وہ اخلاقی قدر ہے جو فرد کی اصلاح اور معاشرے کے توازن کو برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ لھذا ادور حاضر میں اس موضوع کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

تحقیقی موضوع کے مقاصد:

ذیل میں اس مقالہ کے اہم مقاصد بیان کیے جاتے ہیں۔۔۔

1. اس تحقیقی مقالے کا بنیادی مقصد قرآنِ حکیم کی روشنی میں تواضع کے جامع تصور کو واضح کرنا اور اس کے دینی و سماجی جہتوں کو علمی انداز میں سامنے لانا ہے۔
2. تواضع کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کی وضاحت کرنا تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ اسلامی تعلیمات میں تواضع محض ایک اخلاقی وصف نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت فکری و عملی قدر ہے۔
3. قرآن حکیم کی روشنی میں تواضع کی دینی جہات کو نمایاں کرنا خصوصاً عبادات (نماز، دعا، انفاق، ذکرِ الٰہی) میں تواضع کی اہمیت اور اس کے بغیر عبادات کی قبولیت پر پڑنے والے اثرات کو واضح کرنا۔
4. تواضع کو قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کرنا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ قلبی انکساری دین کی روحانی بنیادوں میں کس قدر مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔
5. تواضع اور تکبر کے تقابل کے ذریعے اسلامی معاشرتی توازن کو واضح کرنا اور یہ بتانا کہ تکبر فرد اور معاشرے دونوں کے لیے کس طرح تباہ کن ہے جبکہ تواضع امن، اخوت اور عدل کی بنیاد ہے۔
6. یہ ثابت کرنا کہ تواضع اسلامی شخصیت کی تعمیر کا بنیادی عنصر ہے جو فرد کو اللہ تعالیٰ کے قریب اور معاشرے کے لیے نفع بخش بناتا ہے۔
7. عصرِ حاضر کے تناظر میں تواضع کی عملی افادیت کو اجاگر کرنا تاکہ جدید معاشرتی، علمی اور دعوتی میدانوں میں اس قرآنی قدر کو مؤثر انداز میں اپنایا جا سکے۔

تحقیقی موضوع کے فوائد:

یہ تحقیقی مقالہ قرآنِ حکیم کی روشنی میں تواضع کے جامع تصور کو واضح کرنے کی ایک سنجیدہ علمی کوشش ہے جس کے متعدد دینی اور سماجی فوائد سامنے آتے ہیں۔ اس تحقیق کے نمایاں فوائد درج ذیل ہیں۔۔

1. قرآنی اخلاقیات کی علمی تفہیم

یہ مقالہ تواضع کو محض ایک اخلاقی نصیحت کی بجائے ایک قرآنی قدر کے طور پر پیش کرتا ہے، جس سے قاری کو اسلامی اخلاقیات کے نظام کو قرآن کے براہ راست دلائل کی روشنی میں سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

2. عبادات کی روحانی بنیاد کی وضاحت

تحقیق سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نماز، دعا، انفاق اور ذکر الٰہی جیسی عبادات کی قبولیت کا انحصار ظاہری اعمال سے زیادہ قلبی تواضع پر ہے یوں یہ مقالہ عبادات کے باطنی پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔

3. تکبر کے فکری و عملی نقصانات کی نشاندہی

تواضع اور تکبر کے تقابلی مطالعے کے ذریعے یہ مقالہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ تکبر نہ صرف فرد کی روحانیت کو تباہ کرتا ہے بلکہ معاشرتی فساد، نفرت اور عدم توازن کا سبب بھی بنتا ہے۔

4. اسلامی معاشرتی توازن کی تشکیل میں رہنمائی

مقالہ یہ بتاتا ہے کہ تواضع معاشرے میں اخوت، عدل، رواداری اور باہمی احترام کو فروغ دیتی ہے، جس سے طبقاتی تقسیم، نفرت اور تنازعات میں کمی واقع ہوتی ہے۔

5. اسلامی شخصیت کی تعمیر میں مدد

یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ تواضع ایک صالح اسلامی شخصیت کی بنیادی علامت ہے جو فرد کو اللہ تعالیٰ کے قریب، اخلاقی طور پر متوازن اور معاشرے کے لیے مفید بناتی ہے۔

6. دعوتِ دین کے اسلوب کی اصلاح

مقالہ داعیانِ دین کے لیے یہ رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ دعوت کا مؤثر ترین اسلوب نرمی، حکمت اور تواضع پر مبنی ہوتا ہے، جس کے بغیر دعوت اثر پذیری سے محروم رہتی ہے۔

7. علمی غرور کے ازالے میں رہنمائی

یہ تحقیق اہلِ علم کے لیے ایک فکری تنبیہ ہے کہ علم کا حقیقی نتیجہ عاجزی ہے نہ کہ فخر اور یہی قرآنی تصورِ علم کی برکت اور اثر کو برقرار رکھتا ہے۔

8. عصرِ حاضر کے اخلاقی بحران کا حل

موجودہ دور میں علم، طاقت اور دولت کے باعث پیدا ہونے والے غرور اور خود پسندی کے رجحان کے تناظر میں یہ مقالہ تواضع کو ایک عملی اور مؤثر اخلاقی حل کے طور پر پیش کرتا ہے۔

تحقیقی طریقہ کار (Research Methodology)

زیرِ نظر مقالہ قرآنِ حکیم میں تواضع کے تصور کا ایک معیاری دینی و سماجی مطالعہ ہے، جس میں تحقیقی منہج کو اصولی اور منظم بنیادوں پر اختیار کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں درج ذیل طریقہ ہائے تحقیق استعمال کیے گئے ہیں:

1. وصفی و تجزیاتی طریقہ تحقیق (Descriptive & Analytical Method)

اس مقالے میں سب سے پہلے تواضع کے موضوع کو بیانی (وصفی) انداز میں پیش کیا گیا ہے، جہاں قرآنی آیات، لغوی مصادر اور تفسیری اقوال کی روشنی میں مفاہیم کو بیان کیا گیا، بعد ازاں ان کا تحقیقی تجزیہ کیا گیا تاکہ تواضع کے دینی اور سماجی جہتوں کو واضح کیا جا سکے۔

2. استقرائی طریقہ تحقیق (Inductive Method)

تحقیق میں قرآنی آیاتِ مبارکہ کو مختلف مقامات سے جمع کر کے ان سے کلی اصول اور جامع نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔ اس استقرائی منہج کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تواضع قرآنِ حکیم میں ایک مستقل، ہمہ گیر اور بنیادی اخلاقی قدر کے طور پر موجود ہے۔

3. موضوعاتی تحقیق (Thematic Research)

اس مقالے میں تواضع کو ایک موضوع (Theme) کے طور پر قرآنِ حکیم کی روشنی میں اس کی دینی و سماجی جہات کو مختلف عنوانات کے تحت منظم کیا گیا۔

تواضع کا لغوی معنی:

لفظ تواضع باب تفاعل سے مصدر ہے باب تواضع یتواضع تواضعاً جس کا معنی ہے انکساری کرنا، نرمی و عاجزی ظاہر کرنا منکسر المزاج ہونا۔[1]

ابن منظور افریقی لفظ تواضع کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

[1] Qāsimī, Waḥīd al-Zamān Kīrānawī. al-Qāmūs al-Waḥīd (Lāhawr/Karāchī: Idārah Islāmiyāt, 1st ed., 2001), 1864.

" والتَّواضُعُ: التَّذَلُّلُ. وتَواضَعَ الرجلُ: ذَلَّ. وَيُقَالُ: دَخَلَ فُلَانٌ أَمْراً فَوَضَعَه دُخُولُه فِيهِ فاتَّضَعَ. وتَواضَعَتِ الأَرضُ: انْخَفَضَتْ عَمَّا يَلِيهَ"[2]

"اور تواضع کا مطلب ہے عاجزی اختیار کرنا آدمی نے تواضع کی تو اس کا مطلب ہے وہ نرم اور عاجز ہو گیا اور کہا جاتا ہے فلاں شخص کسی معاملے میں داخل ہوا تو اس میں داخل ہونے نے اسے نیچا کر دیا پس وہ عاجز ہو گیا اور زمین نے تواضع کو اختیار کیا کا مطلب ہے وہ اپنے آس پاس کی نسبت نیچی ہو جائے"

گویا کہ عبارت سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ تواضع کا حقیقی معنی عاجزی اور انکساری ہے کہ انسان اپنی بڑائی کو چھوڑ کر عاجزی کی طرف آئے۔ اس عبارت میں زمین کے جھکے ہوئے حصہ کو تواضع اختیار کرنے والے شخص کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ تواضع اختیار کرنے والا شخص خود کو تکبر سے آزاد کر کے نیچا رکھتا ہے۔

تواضع کا اصطلاحی مفہوم:

امام جاحظ لفظ تواضع کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"هو ترك الترؤس واظهار الخمول وكراهية التعظيم و الزيادةفى الاكرام وان يتجنب الانسان المباهاةبما فيه من الفضائل والمفاخرة بالجاه والمال وان يتحرزمن الاعجاب و الكبر"[3]

"وہ سر اٹھانے سے پرہیز کرے، عاجزی کو ظاہر کرے، اپنی تعظیم وعزت میں زیادتی کو ناپسند کرے، فضائل وعظمت میں مباہات وفخر سے اجتناب کرے اپنی خوبیوں، مرتبے اور مال ودولت پر غرور وتکبر سے محفوظ رہے۔

اسی طرح التوقیف علی مھمات التعاریف میں تواضع کے مفہوم کو مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے:

"التواضع: تحقير النفس وإهانتها بالنسبة إلى عظمة الله وقبول الحق بحسن الخلق. وقيل ترك الصول والتبرؤ من القوة والحول. وقيل محافظة الامرومجانبة الوزروقيل رؤية التقصيرفي عين التوقير"[4]

"(تواضع) یہ ہے کہ انسان اللہ کی عظمت کے مقابلہ میں اپنے نفس کو حقیر سمجھے اور اسے ذلیل جانے اور خوش اخلاقی کے ساتھ حق کو قبول کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان بڑائی اور غلبہ چھوڑ دے اور اپنی قوت وطاقت سے بری الذمہ ہو جائے اور یہ بھی کہا گیا ہے اللہ کے حکم کی حفاظت کرنا اور گناہوں سے بچنا اور یہ بھی کہا گیا ہے تعظیم کے باوجود اپنے آپ کو کوتاہی کرنے والا دیکھنا۔

ان عبارات سے تواضع کے اصطلاحی مفہوم کے بارے میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تواضع یہ ہے کہ انسان اللہ رب العزت کی ذات کے آگے اپنے آپ کو جھکا دے، اپنی زندگی کے شب وروز کو اسی کی فرمانبرداری میں گزارے، اپنے اوپر جو انعامات ہیں ان پر فخر نہ کرے بلکہ ان کو نعمت الٰہی سمجھ کر اللہ رب العزت کا بہت زیادہ شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ غرور، تکبر ریاکاری اور مخلوق خدا کے لئے اپنی توانائیوں کو صرف کرے۔

قرآن حکیم میں تواضع کی دینی جہات

قرآن حکیم نے تواضع کی مختلف دینی جہتوں کو بیان کیا ہے۔ دین کے بے شمار ایسے معاملات ہیں جن میں تواضع کو اختیار کرنا بہت ہی ضروری ہے اگر ان میں تواضع کو اختیار نہ کیا جائے تو عبادات کے ضیاع کا خدشہ ہے۔ عبادات میں تواضع سکون اور طمانیت کا ذریعہ ہے۔ گویا کہ تواضع ایک اخلاقی خوبی ہی نہیں بلکہ دین اسلام کی عملی اور روحانی بنیادوں میں سے ایک اہم بنیاد ہے۔ ذیل میں تواضع کی اہم دینی جہات کو بیان کیا جا رہا ہے۔

[2] Ibn Manẓūr, Abū al-Faḍl Jamāl al-Dīn Muḥammad ibn Mukarram ibn ʿAlī. Lisān al-ʿArab (Bayrūt: Dār Ṣādir, 3rd ed., 1414 H), Juzʾ 8, 397.
[3] al-Jāḥiẓ, Abū ʿUthmān ʿAmr ibn Baḥr. Tahdhīb al-Akhlāq (Ṭanṭā: Dār al-Ṣaḥābah li-l-Turāth li-l-Nashr wa-al-Taḥqīq wa-al-Tawzīʿ, 1st ed., 1410 H / 1989 CE), 25.
[4] al-Ḥaddādī, Zayn al-Dīn Muḥammad (known as ʿAbd al-Raʾūf ibn Tāj al-ʿĀrifīn ibn ʿAlī ibn Zayn al-ʿĀbidīn). al-Tawqīf ʿalā Muhimmāt al-Taʿārīf (al-Qāhirah: ʿĀlam al-Kutub / ʿAbd al-Khāliq Tharwat, 1st ed., 1410 H / 1990 CE), 111.

1. نماز میں تواضع:

نماز میں تواضع بہت ضروری ہے وگرنہ تواضع کے بغیر نماز رسمی ہی رہ جائے گی۔ نماز میں تواضع کی اس کیفیت کو قرآن کریم کی روشنی میں خشوع سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ"[5]

"یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں"

قرآن حکیم کی اس آیت میں ایمان والوں کی کامیابی کو ایسی نمازوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جن میں خشوع ہو اور حقیقت میں خشوع تواضع کی ہی ایک دوسری صورت کا نام ہے جیسا کے حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

"خشوع سے مراد قلب وجوارح کی یکسوئی اور انہماک ہے۔ قلبی یکسوئی یہ ہے کہ نماز کی حالت میں بہ قصد خیالات ووساوس کے ہجوم سے دل کو محفوظ رکھے اور اللہ کی عظمت وجلالت کا نقش اپنے دل پر بٹھانے کی سعی کرے۔ اعضاوجوارح کی یکسوئی یہ ہے کہ ادھر ادھر نہ دیکھے، کھیل کود نہ کرے۔ بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے میں نہ لگا رہے، بلکہ خوف وخشیت اور عاجزی وفرتنی کی ایسی کیفیت طاری ہو جیسے عام طور پر کسی بادشاہ یا کسی بڑے شخص کے سامنے ہوتی ہے۔"[6]

نماز جیسی عظیم عبادت میں تواضع کا ہونا بہت ضروری ہے یہ نماز کی قبولیت کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ قرب الٰہی کا بھی ذریعہ ہے۔

2. انفاق فی سبیل اللہ اور تواضع:

اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرنا بہت ہی اہم عبادت ہے۔ دولت خرچ کرنے کے بعد انسان میں اگر اس طرح کی سوچ پیدا ہو کہ میں نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے، یا اس کے اندر بڑا پن پیدا ہو، ہو جائے کہ جس کے اوپر خرچ کر رہا ہے اس کو حقیر سمجھے اور اس کے اوپر اپنی اس نیکی کو جتلائے یہ جملہ امور تواضع کے منافی ہیں قرآن حکیم نے ان امور کی تردید کی ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى"[7]

"اے ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو"

دولت خرچ کرنے کے بعد اس طرح کی سوچ نیکی کو ضائع کر دیتی ہے۔ قرآن حکیم کے ایک دوسرے مقام پر دولت خرچ کرنے کے بعد ایمان والوں میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کی اس انداز میں وضاحت کی گئی ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

"وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ"[8]

"اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں"

اس آیت کی وضاحت نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اس آیت کے بارے معلوم کیا:

" أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: أَهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ؟ قَالَ: " لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ وَلَكِنَّهُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ"[9]

---

[5] Al-Muʾminūn, 23:18.
[6] Yūsuf, Ṣalāḥ al-Dīn. Aḥsan al-Bayān (Riyāḍ: Shāh Fahd Qurʾān Karīm Printing Complex), 939.
[7] Al-Baqarah, 2:264.
[8] Al-Muʾminūn, 23:60.
al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā ibn Sawrah ibn Mūsā ibn al-Ḍaḥḥāk. Sunan al-Tirmidhī, Bāb wa-min Sūrat al-Muʾminūn, Kitāb Tafsīr al-Qurʾān ʿan Rasūl Allāh ṣallā Allāh ʿalayhi wa sallam (Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998), Ḥadīth No. 3175, Juzʾ 5, 180.

"ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت والذين يؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة» "جو لوگ اللہ کے لیے دیتے ہیں، جو دیتے ہیں اور ان کے دل خوف کھا رہے ہوتے ہیں (کہ قبول ہو گا یا نہیں) کا مطلب پوچھا: کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں، اور چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، صدیق کی صاحبزادی! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، صدقے دیتے ہیں، اس کے باوجود ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ نیکیاں قبول نہ ہوں، یہی ہیں وہ لوگ جو خیرات (بھلے کاموں) میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہی لوگ بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے لوگ ہیں"

انفاق فی سبیل اللہ کے بعد دل میں اللہ رب العزت کا ڈر پیدا ہو جانا اور اس چیز کا احساس پیدا ہونا میرا یہ عمل قبول ہوا بھی ہے کہ نہیں تواضع کی اعلیٰ ترین صورت ہے۔

3. دعا میں تواضع:

دعا میں عاجزی کو بہت ہی پسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے۔ دعا میں عاجزی دعا کو قبولیت کے معیار تک پہنچا دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے قرآن حکیم میں اس چیز کا باری تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہے:

"ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً"[10]

"تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی"

قرآن حکیم کے اندر اس پہلو کو بڑی عمدگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ والوں کا یہ وصف ہے وہ اپنے رب کو عاجزی سے پکارتے ہیں۔ قرآن حکیم میں حضرت زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کی یہ خوبی بیان کی گئی ہے کہ وہ دعا میں عاجزی کو اختیار کرتے تھے فرمان باری تعالیٰ ہے:

"فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ"[11]

"ہم نے اس کی دعا کو قبول فرمایا اسے یحیی (علیہ الصلاۃ والسلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست کر دیا یہ لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے"

اس آیت میں دعا کے ساتھ عاجزی کے پہلو کو بیان کیا گیا ہے پھر اس عاجزی کی برکت دیکھیں اللہ رب العزت نے نیک وصالح اولاد جیسی نعمت عطا کی اور پیغمبر زکریا کی دعاؤں کو نہ صرف شرف قبولیت سے نوازا بلکہ بہترین وارث عطا فرمایا۔ قرآن حکیم میں دیگر انبیآء کی دعاؤں میں بھی اس پہلو کا مطالعہ مفید ہے۔

4. ذکر الٰہی میں تواضع:

دعا میں جس طرح عاجزی وانکساری کو پسند جانا گیا ہے اسی طرح اللہ رب العزت کے ذکر میں بھی عاجزی کو پسندیدہ جانا گیا ہے۔ ذکر الٰہی ایسا عمل ہے اس سے اللہ رب العزت کی خشنودی کے ساتھ ساتھ دلی اطمینان بھی حاصل ہوتا ہے اور ایمان میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔ حقیت میں عاجز انسان ہی اللہ رب العزت کو محبوب ہے۔ اللہ رب العزت کے ذکر میں عاجزی پر قرآن حکیم میں بیان کیا گیا ہے:

"وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا"[12]

"اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی سے یاد کر"

آیت کے کچھ حصے جو بات بیان کی گئی ہے کہ اللہ رب العزت کو خوب عاجزی اور گڑگڑا کر یاد کیا جائے۔ یہ چیز اللہ رب العزت کو بہت ہی پسند ہے۔ اللہ ردب العزت اپنے بندے کی اس کیفیت سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

---

10 Al-Aʿrāf, 7:55.
11 Al-Anbiyāʾ, 21:90.
12 Al-Aʿrāf, 7:205.

قرآن حکیم میں تواضع کی سماجی جہات

تواضع محض ایک انفرادی اخلاقی صفت نہیں بلکہ یہ ایک عمدہ اور مؤثر سماجی قدر ہے۔ قرآن وحدیث نے تواضع کو تکبر کی ضد قرار دیا ہے۔ جس معاشرے میں تواضع غالب ہو وہاں نفرت کی جگہ تعاون، ظلم کی جگہ عدل، مفاد پرستی کی جگہ احسان، دشمنی کی جگہ محبت جیسی عظیم صفات جنم لیتی ہیں۔ گویا کسی بھی معاشرے کے افراد تواضع جیسی خوبی سے متصف ہوں تو ایسا معاشرہ امن وامان کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ ذیل میں تواضع کی سماجی جہات کا ذکر کیا جائے گا۔

1. ایمان والوں کے ساتھ تواضع:

ایمان والوں کا باہمی رشتہ وہ اخوت کا ہے، وہ کافروں کے لئے سخت اور آپس میں نرم ہوتے ہیں۔ ان کی آپس کی محبت لازوال ہوتی ہے۔ اسی لئے اس رشتے کو پروان چڑھانے کے لئے ایسی چیزوں کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے کہ جن سے اس رشتہ کی قدر مزید بڑھے۔ تواضع اسی قبیل سے ہے لھذا معاشرے میں تواضع کو اپنانے کی بہت ہی ضرورت ہے۔ قرآن حکیم نے اسی لئے ایمان والوں کے ساتھ تواضع سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ"[13]

"اور اپنا بازو مومنوں کے لئے جھکا دیں"

دوسرے مقام پر فرمایا:

"وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ"[14]

"اور اپنا بازو اس کے لئے جھکا دے جو ایمان والوں میں سے تیرے پیچھے چلے"

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" أَلِنْ جَانِبَكَ لِمَنْ آمَنَ بِكَ وَتَوَاضَعْ لَهُمْ. وَأَصْلُهُ أَنَّ الطَّائِرَ إِذَا ضَمَّ فَرْخَهُ إِلَى نَفْسِهِ بَسَطَ جَنَاحَهُ ثُمَّ قَبَضَهُ عَلَى الْفَرْخِ، فَجُعِلَ ذَلِكَ وَصْفًا لِتَقْرِيبِ الْإِنْسَانِ أَتْبَاعَهُ"[15]

"جو لوگ تم پر ایمان لائے ہیں ان کے ساتھ اپنا رویہ نرم رکھو اور ان ے سامنے عاجزی اختیار کرو۔ اس کی اصل یہ ہے جب کوئی پرندہ اپنے بچے کو اپنے ساتھ لگالیتا ہے تو وہ اپنا پر پھیلا دیتا ہے پھر اسے بچے پر سمیٹ لیتا ہے (پرندہ) کے اسی عمل کو اپنے پیروکاروں کے ساتھ قربت کی مثال بنا دیا گیا ہے"

اللہ کے بندوں کے ساتھ تواضع سے پیش آنا بہترین عمل ہے۔ اس میں مخلوق کی تعظیم کرنا، دوسروں کو اپنے سے بہتر جاننا اور ان سے نرمی وشفقت کے ساتھ پیش آنا اللہ رب العزت کی رضا اور قربت کا ذریعہ ہے۔ اس کا بدلہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت انسان کو دنیا وآخرت میں بلندی عطا کرتا ہے۔

2. والدین کے ساتھ تواضع:

انسان کے بے شمار رشتے ہیں لیکن ان رشتوں میں سے مقدس ترین رشتہ وہ والدین کا ہے۔ والدین کی عزت و حرمت کی پاسداری کرنا اہم سماجی پہلو ہے۔ انسان کو ہر اس عمل سے بچنا چاہیے جس سے والدین عزت وتکریم میں فرق آئے۔ قرآن حکیم میں ان کے ساتھ عزت وتکریم کے ساتھ پیش آنے اہم اصولوں کو بیان کیا ہے۔ ان اہم اصولوں میں سے ایک اصول عاجزی بھی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا"[16]

"اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی"

[13] Al-Ḥijr, 15:88.
[14] Al-Shuʿarāʾ, 26:215.
[15] al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad ibn Abī Bakr ibn Farḥ al-Anṣārī al-Khazrajī Shams al-Dīn. al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān (al-Qāhirah: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 2nd ed., 1384 H / 1964 CE), Juzʾ 10, 56.
[16] Banī Isrāʾīl, 17:24.

مفسر قرآن علامہ ثعلبی ؒ نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قال عروة بن الزبيرلِن لهما حتى لاتمتنع من شيء أحباه وقال مقاتل ألن لهما جناحك واخضع لهما وقرأ الحسن وسعيد بن جبيروعاصم الجحدري جناح الذِّلِّ بكسر الذال أي لا تستصعب معهما"[17]

"عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ تاکہ تم ان کو ان چیزوں سے انکار نہ کرو جو وہ پسند کرتے ہیں۔ مقاتل نے کہا ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور ان کے سامنے سر تسلیم خم کرو امام حسن، سعید بن جبیر اور عاصم الجحدری نے الذل کی ذال پر کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے "یعنی ان کے ساتھ معاملات کو مشکل نہ بنائیں"

قرآن حکیم میں اسی آیت سے پہلے اللہ رب العزت نے اپنے حق کو بیان کیا ہے اور ساتھ ہی والدین کے حق کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ حق العبد میں سب سے اہم حق والدین کا ہے۔ والدین کے ساتھ نرمی اور عاجزی کے ساتھ پیش آنے کا حکم اللہ رب العزت کی ذات کی طرف سے ہے اور اس پر عمل کرنا سب کے لئے ضروری ہے۔

3. چال ڈھال میں تواضع:

چال ڈھال میں تواضع یہ ایسا وصف ہے جو بندے کو رحمان کے محبوب بندوں کی صف میں کھڑا کر دیتا ہے۔ مومن کی یہ پہچان ہے کہ اس کی چال ڈھال میں تکبر و تصنع نہیں ہوتا بلکہ اس کی چال ڈھال میں عاجزی اور انکساری ہوتی ہے۔ قرآن حکیم کی مختلف آیات میں مختلف انداز سے اسی بات کو بیان کیا گیا ہے۔ چال ڈھال میں تواضع رحمان کے بندوں کا وصف ہے:

" وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا"[18]

"اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں"

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر اس انداز میں بیان فرمائی ہے:

"وَعِبَادُ الرَّحْمَن(خَواص الرَّحْمَن) الَّذين يَمْشُونَ على الأَرْض هَوْناً (تواضعاً من مَخَافَة الله)"[19]

"اور رحمان کے بندے (رحمان کے خاص ہیں) جو زمین پر چلتے ہیں (اللہ کے ڈر سے تواضع کو اختیار کرتے ہوئے)"

چال ڈھال میں تواضع کو اختیار نہ کرنا اللہ رب العزت کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے:

" وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا"[20]

"اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی مین پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے"

حضرت حکیم لقمان نے بھی اسی چیز کی نصیحت اپنے بیٹے کو فرمائی:

" وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ"[21]

"لوگوں کے سامنے اپنی گال نہ پھلا اور زمین پر اکڑ کر نہ چل کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں فرماتا اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر"

چال ڈھال میں تواضع اختیار کرنا عمدہ خوبی ہے۔ اللہ رب العزت کو یہ خوبی پسند بھی ہے۔ اس خوبی کو اختیار کرنے والے کے ساتھ نہ صرف اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں بلکہ اس کو دنیا و آخرت میں بلند مقام و مرتبہ بھی عطا فرماتے ہیں۔

[17] al-Thaʿlabī, Abū Isḥāq Aḥmad ibn Ibrāhīm. al-Kashf wa-al-Bayān ʿan Tafsīr al-Qurʾān (Jiddah: Dār al-Tafsīr, 1st ed., 1436 H / 2015 CE), Juzʾ 16, 313.
[18] Al-Furqān, 25:63.
[19] al-Fīrūzābādī, Majd al-Dīn Abū Ṭāhir Muḥammad ibn Yaʿqūb. Tanwīr al-Miqbās min Tafsīr Ibn ʿAbbās (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah), 305.
[20] Banī Isrāʾīl, 17:25.
Al-Naḥl, 16:125.

4. دعوت دین اور تواضع:

دعوت دین میں تواضع کے اسلوب کو قرآن حکیم میں بار بار بیان کیا ہے۔ کیونکہ تواضع کے بغیر دی جانے والی دعوت سامع کے لئے الفاظ تو رکھتی ہے لیکن اثر نہیں رکھتی۔ دعوت دین میں داعیان دین کو نرمی، عمدہ الفاظ کا چناؤ، حسن نصیحت اور اپنے عمل ولہجہ میں تواضع کے اسلوب کو اختیار کرنا بہت ہی اہم ہے۔

"ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ"[22]

"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے"

فرعون کو بھی نرمی سے دعوت دینے کا حکم دیا گیا: " فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى "[23] اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے" فرعون جیسے ظالم و دشمن خدا شخص کے لئے نرمی سے دعوت یہ اعلیٰ تواضع ہے۔ کیونکہ داعی جتنا بھی جھکے گا دعوت اتنی ہی مؤثر ہوتی ہے۔ دعوت میں نرمی اور تواضع حق کو قبول کروانے کا سب سے مؤثر ترین ذریعہ ہے، اگر یہ نہ ہو تو داعی کی محنت رائیگاہ ہے۔ نرمی سے دعوت لوگوں کو دین کی طرف مائل کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے:

"فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ"[24]

اللہ کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لئے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں"

ان آیات یہ بات واضح ہوتی ہے کہ داعی کا تواضع کو اختیار کرنا کتنا ضروری ہے۔ جو دعوت عاجزی کے ساتھ دی جائے وہ لوگوں کے لئے اثر رکھتی ہے اور حق کو قبول کروانے کا مؤثر ترین راستہ ہے۔

5. علم میں تواضع:

سماج میں اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے جو علوم و فنون میں ماہر ہے وہ دوسرے لوگوں کو اپنے سے کم تر سمجھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے میرے سے اوپر کوئی علم والا نہیں ۔جبکہ علمی کمال کسی کو حاصل نہیں اسی لئے تو قرآن حکیم میں علم میں اضافہ کی دعا سکھائی گئی ہے:"وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا"[25] اور یہ دعا کر کہ پروردگار میرا علم بڑھا" یہ آیت اس بات کا ثبوت ہے انسان کے پاس کامل علم نہیں ہے بلکہ علم ایک مسلسل سفر کا نام ہے غرور اور تکبر کا مقام نہیں۔ ہاں قرآن میں یہ بات ضرور ہے علم انسان کو دوسرے لوگوں سے ممتاز کرتا ہے اور بلندی درجات کا سبب بنتا ہے لیکن کہیں بھی اس کو فخر اور غرور کا جواز نہیں بنایا۔ اس ضمن میں دو قرآنی آیات پیش کی جاتی ہیں: " قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ "[26] بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں"" يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ"[27] "اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جو علم دیئے گئے درجے بلند کر دے گا" انسان کتنا بھی علم حاصل کر لے یقیناوہ بہت ہی تھوڑا ہے "وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا"[28] "اور تمہیں بہت کم علم دیا گیا ہے "اہل علم کا یہ شیوہ ہے کہ ان کا علم ان کو بہت زیادہ عاجز بنادیتا ہے۔ قرآن حکیم میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ حقیقی عالم ہی وہ ہے جو اللہ کے سامنے جھک جائے "إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ"[29] "اللہ سے وہی بندے اس سے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں"

---

[22] Ṭāhā, 20:44.
[23] Āl ʿImrān, 3:159.
[24] Ṭāhā, 20:114.
[25] Al-Zumar, 39:9.
[26] Al-Mujādilah, 58:11.
[27] Banī Isrāʾīl, 17:25.
[28] Fāṭir, 35:28.
Yūsuf, 12:76.

انسان کبھی بھی اپنے بارے میں یہ نہ سمجھے میں علم میں سب سے بڑھ کے ہوں۔ قرآن حکیم کے فرامین انسان کو جنجھوڑتے ہیں کہ علمی تفوق اللہ رب العزت کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ علم میں بھی اللہ رب العزت نے درجات رکھے ہیں کمی اور زیادتی میں۔ "وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ"[30] ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا ذی علم موجود ہے" یہ آیت انسان کے علمی فخر کی نفی کر کے اس کے اندر عاجزی پیدا کرتی ہے۔ قرآن حکیم میں قصہ موسی وخضر اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ سورہ کھف کا مطالعہ اس ضمن میں مفید ہے۔[31]

علمی غرور اور تکبر انسان کو لے ڈوبتا ہے۔ کسی کو اللہ رب العزت علوم وفنون کے میدان میں کتنی ہی ترقی عطا فرمائے وہ کبھی بھی اپنے اندر تکبر پیدا نہ کرے اور سماج میں بسنے والوں کو حقیر نہ جانے۔ قارون نے بھی اپنی ترقی دولت پر تکبر کیا کہا میرے پاس یہ مال ودولت میرے علمی کمال کا نتیجہ ہے تو کس طرح اللہ رب العزت نے اس کے غرور کو خاک میں ملایا اور دنیا والوں کے لئے عبرت کا نشان بنا۔

خلاصہ بحث

مقالہ ھذا کا تعلق ہماری عبادات اور معاشرتی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآن حکیم نے اس موضوع کو بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔ دینی جہت کے اعتبار سے تواضع عبادات کی قبولیت کا مرکز ومحور ہے۔ اس کے بغیر عبادات کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ سکون اور طمانیت اسی وقت حاصل ہو گا جب عبادات میں تواضع ہو گی۔ عبادت میں تواضع کا نہ ہونا یہ شیطان کی روش ہے اور اپنی اسی متکبرانہ روش کی وجہ سے وہ مردود قرار دیا گیا۔ قرآن حکیم نے بندگی، دعا، انفاق فی سبیل اللہ اور ذکر الٰہی میں تواضع کو بنیادی وصف قرار دیا ہے۔ تواضع کو اگر سماجی جہتوں کو دیکھا جائے تو اس میں اللہ کے بندوں کے ساتھ نرمی، والدین کے ساتھ تواضع کے ساتھ پیش آنا، چال ڈھال میں تواضع، دعوت دین میں تواضع اور علم کے میدان میں تواضع اہم سماجی جہتیں بیان کی گئی ہیں۔ کیونکہ انہی چیزوں سے معاشرتی توازن، اخوت اور عدل وانصاف کی بنیاد بنتی ہے۔ الغرض قرآن حکیم کا تصور تواضع فرد کی روحانی تربیت اور معاشرے کی اخلاقی تعمیر دونوں کے لئے ناگزیر ہے۔ عاجزی بندے کو اللہ رب العزت کے قریب، پرامن معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

تجاویز وسفارشات

* نصابِ تعلیم میں اخلاقی تربیت کو محض نظری مباحث تک محدود رکھنے کے بجائے عملی تربیت کو شامل کیا جائے۔ طلبہ کو تواضع، احترامِ انسانیت اور اجتماعی ذمہ داری کے عملی نمونے سکھانے کے لیے اخلاقی ورکشاپس، تربیتی نشستیں اور عملی سرگرمیاں منعقد کی جائیں۔
* علماء اور خطباء کو چاہیے کہ وہ تواضع کو محض وعظ ونصیحت تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنے کردار اور طرزِ دعوت میں اس کا عملی مظاہرہ کریں تاکہ معاشرہ عملی نمونہ دیکھ کر اس اہم ترین وصف کو اختیار کرے۔
* دعوت وتبلیغ کے میدان میں سختی، تحقیر اور مناظرانہ انداز کی بجائے حکمت، نرمی اور عاجزی کو بنیادی اصول بنایا جائے تاکہ پیغام زیادہ مؤثر انداز میں لوگوں تک پہنچ سکے۔
* والدین بچوں کی تربیت میں عاجزی کے جذبات کو شعوری طور پر فروغ دیں۔ گھر کو تواضع کی عملی تربیت گاہ بنایا جائے کیونکہ شخصیت کی بنیاد گھر سے ہی بنتی ہے۔
* معاشرے میں طبقاتی تفاخر، برتری کے احساس، خودساختہ فضول خرچی پر مبنی رسومات اور نمود ونمائش کے کلچر کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ اجتماعی تقریبات، سماجی میل جول اور عوامی زندگی میں سادگی اور مساوات کو فروغ دیا جائے۔
* علمی، سیاسی اور سماجی قیادت رکھنے والے افراد کے لیے تواضع کو اخلاقی معیار قرار دیا جائے۔ قیادت کا معیار طاقت یا شہرت نہیں بلکہ خدمت اور عاجزی ہو۔
* میڈیا کو چاہیے کہ تکبر، نمود ونمائش اور مصنوعی برتری کے کلچر کو فروغ دینے کی بجائے سادگی اور عاجزی کے عملی نمونے نمایاں کرے۔

[30] Al-Kahf, 18:60–82.
[31] Al-Qaṣaṣ, 28:76–82.

* اداروں، جامعات اور تنظیموں میں کردار سازی اور تزکیۂ نفس کے پروگرام منعقد کیے جائیں تاکہ افراد اپنی باطنی اصلاح اور اخلاقی تربیت پر توجہ دیں۔
* ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنے کردار، عبادات اور معاملات میں تواضع کو جانچنے کے لیے ذاتی احتساب کو معمول بنائے اور شعوری طور پر غرور، خود پسندی اور برتری کے احساس سے بچنے کی کوشش کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Qāsimī, Waḥīd al-Zamān Kīrānawī. al-Qāmūs al-Waḥīd. Lāhawr/Karāchī: Idārah Islāmiyāt, 1st ed., 2001.
* Ibn Manẓūr, Abū al-Faḍl Jamāl al-Dīn Muḥammad ibn Mukarram ibn ʿAlī. Lisān al-ʿArab. Bayrūt: Dār Ṣādir, 3rd ed., 1414 H.
* al-Jāḥiẓ, Abū ʿUthmān ʿAmr ibn Baḥr. Tahdhīb al-Akhlāq. Ṭanṭā: Dār al-Ṣaḥābah li-l-Turāth li-l-Nashr wa-al-Taḥqīq wa-al-Tawzīʿ, 1st ed., 1410 H / 1989 CE.
* al-Ḥaddādī, Zayn al-Dīn Muḥammad (known as ʿAbd al-Raʾūf ibn Tāj al-ʿĀrifīn ibn ʿAlī ibn Zayn al-ʿĀbidīn). al-Tawqīf ʿalā Muhimmāt al-Taʿārīf. al-Qāhirah: ʿĀlam al-Kutub / ʿAbd al-Khāliq Tharwat, 1st ed., 1410 H / 1990 CE.
* Yūsuf, Ṣalāḥ al-Dīn. Aḥsan al-Bayān. Riyāḍ: Shāh Fahd Qurʾān Karīm Printing Complex, n.d.
* al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā ibn Sawrah ibn Mūsā ibn al-Ḍaḥḥāk. Sunan al-Tirmidhī. Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998.
* al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad ibn Abī Bakr ibn Farḥ al-Anṣārī al-Khazrajī Shams al-Dīn. al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān. al-Qāhirah: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 2nd ed., 1384 H / 1964 CE.
* al-Thaʿlabī, Abū Isḥāq Aḥmad ibn Ibrāhīm. al-Kashf wa-al-Bayān ʿan Tafsīr al-Qurʾān. Jiddah: Dār al-Tafsīr, 1st ed., 1436 H / 2015 CE.
* al-Fīrūzābādī, Majd al-Dīn Abū Ṭāhir Muḥammad ibn Yaʿqūb. Tanwīr al-Miqbās min Tafsīr Ibn ʿAbbās. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d.